

بہائیت اور عالم عرب کی نہایت اہم قرارداد

قاہرہ سے عرب لیگ نے اسرائیل سے ہر شعبہ زندگی میں بائیکاٹ کے اداروں —
مکاتب المقاطعة العربیة لاسرائیل — کی طرف سے اپنی ایک نہایت اہم اور قابلِ توجہ قرارداد
نشر کی ہے، جو سارے اسلامی ممالک کی فوری توجہ کی مستحق ہے۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ بہائی فرقہ
کے بارہ میں ایسے قطعی شواہد مل چکے ہیں کہ وہ درپردہ عالم عرب اور مسلمانوں کے خلاف اسرائیل اور
مسیہونیت کا آلہ کار ہے۔ اور اسرائیل میں قائم کردہ اپنے مرکز کے ذریعہ پورے عالم عرب میں سازشوں
کا جال بچھا رہا ہے۔ یہ لوگ اسرائیل کی مالی مدد بھی کرتے ہیں۔ قرارداد میں بہائیت کو قطعی غیر اسلامی مسیہونی
فرقہ قرار دیتے ہوئے بلیک لسٹ میں شامل کر دیا گیا ہے۔ اور عرب ممالک میں اسکی تمام سرگرمیوں
پر پابندی لگانے کا کہا گیا ہے۔ عرب پریس اور علمی و سیاسی شخصیتوں نے اس قرارداد کا بجا طور پر
زبردست غیر مقدم کیا ہے۔ سعودی عرب اور رابطہ عالم اسلامی نے اس بروقت تنبیہ پر عرب لیگ
کے جنرل سیکرٹری اور برسرِ پیکار عرب اداروں کو مبارکباد دی ہے۔ اس سے قبل پچھلے سال مکہ مکرمہ
میں دنیا بھر کی اسلامی تنظیموں نے بھی اپنے اجلاس اپریل ۴، ۱۹۷۱ء میں بہائیت کے بارہ میں ایسی ہی
واضح اور غیر مبہم قرارداد میں مسلمانوں سے مطالبہ کیا تھا۔ کہ بہائی تنظیم کے تمام مراکز، لٹریچر اور سرگرمیوں
پر پابندی لگائی جائے۔ اس اجلاس میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت اور ان سے کلی مقاطعہ کرنے کی وہ
تاریخی قرارداد بھی پاس ہوئی تھی جو بعد میں قادیانی تحریک کے دوران مسلمانوں کے کاذب تقویت پہنچانے
کا باعث بنی عرب پریس بہائیت کے بارہ میں اس قرارداد پر بحث کرتے ہوئے اس فرقہ کی بہت
سی مسیہونی اور اسلام دشمن سرگرمیوں سے پردہ اٹھا رہی ہے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ بہائی فرقہ ایک
مذہب اور فرقہ ہے بھی نہیں بلکہ دراصل وہ اس پردہ میں اسلام اور عالم اسلام کے خلاف مسیہونی پروٹوکول
اور ساراجی دیہودی منصوبوں کی تکمیل ہی کی ایک اہم کڑی ہے۔ یہی منصوبے ہیں جو ایک طرف تو عالمی
تنظیم فری مین رڈری کلب، لائسنز کلب، غیر مسلم مشنری اداروں، غرض جنسی لٹریچر اور استشراف و تحقیق
کے نام نہاد اداروں کی شکل میں مسلمانوں میں انسانی اور اخلاقی زردوں کی تباہی، فکری انتشار و اختلاف
سیاسی ضعف و اضمحلال برپا کرنے میں مصروف ہیں تو دوسری طرف بہائیت، قادیانیت اور
اسی طرح کی کئی ایک فرقوں اور جماعتوں کے لبادہ میں ملتِ مسلمہ پر شیون کا کام کرتے ہیں۔ بہائیت
کے آغاز، محرکات عقائد و اعمال اور سرگرمیوں میں گئے بغیر ایک سطحی نظر سے بھی اس کے اصل عزائم

اور مقاصد کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ بہائیت نے شیعیت سے جنم لیا اور اس کے بانی مرزا علی محمد باب شیرازی (۱۸۲۰ء) نے شیعہ غلو محبت اور اعتقاد کی آڑ لیکر اس مذہب کو فروغ دیا۔ اور عقائد و اعمال اوحام و خلافات کا ایک ایسا معجون مرکب تیار کر کے پیش کیا جسے اسلام سے تو کیا کسی بھی آسمانی مذہب کے دعویدار نظام ہدایت و ارشاد سے دور کا بھی تعلق نہ رہا۔ چونکہ اس کی تائیس ہی درحقیقت مذہب کی آڑ میں مسلمانوں کی عداوت پر رکھی گئی تھی تو اس کے علمبرداروں نے بھی کسی اخلاقی مجدد و شرف، انسانی اقدار شرافت، عقل و فکر کی پختگی، عقیدہ و عمل کی اصابت کا لحاظ کئے بغیر اس ملعونہ میں ہر وہ عنصر شامل کر دیا جو کسی نہ کسی طرح بھی اخلاقی و مذہبی اقدار سے باغی اباہیت زدہ انسانوں کیلئے باعث کشش بن سکے۔ اسی سلسلہ میں حیاء شرافت، حلال و حرام، جائز و ناجائز عقیدہ اور اوحام، عقل اور سخافت کا کوئی سوال نہ تھا۔ اباہیت کے مارے ہوئے یہود و نصاریٰ نے اسے اپنی تشنگی کا علاج اور صیہونیت و استعمار نے اسے مسلمانوں کے خلاف شرمناک مقاصد کی تکمیل کا ذریعہ سمجھا اور اس طرح وہ مغرب کے یہود و نصاریٰ و مشرق کی مجوسی اور مرہٹن ذہنیوں کا مرکز نظر بن گیا۔ ایل یورپ و مراد حٹر اس میں شامل ہونے لگے۔ مشہور مشرق گو لڈز یہیر کا اعتراف ہے کہ :

امریکہ میں قائم ہونے والی علمی اور ادبی انجمنوں نے اس کے اصول و ضوابط کے استحکام و فروغ میں نہایت بھرپور حصہ لیا۔ (اپنی اصول و ضوابط کے استحکام نے ہمارے ہاں رد ٹری کلب اور لائٹنر کلب جیسی انجمنوں کا روپ دھار لیا۔ راقم) طبعی طور پر بہائیت اپنے سرپرستوں کے دیسی امریکہ کے دور افتادہ علاقوں تک پھیل گئی اور شکاگو کو مرکز بنا لیا گیا۔ (العقیدہ و الشریعہ ص ۲۵)

پہلی اور دوسری جنگ عظیم کے بعد عالمی استعمار کو عالم اسلام کی بیداری سے خطرہ لاحق ہوا تو عسک یہی زمانہ دنیا میں بہائیت کے فروغ اور ترویج کے لئے نہایت سازگار ثابت ہوا، کافی عرصہ قبل جب حکومت مصر کے سامنے اس فرقہ کی غیر اسلامی، غیر انسانی اور صیہونی تصویر آگئی تو وہاں کے محکمہ قصا یہاں تک کہ پارلیمنٹ اور وزارت داخلہ نے بھی اس فرقہ کو پراسن اور مسلمان شہریوں کے حقوق دینے سے انکار کر دیا۔

اب جبکہ عالم عرب کی نہایت اہم کمان عرب لیگ نے اتنی ذمہ داری سے بہائیت سے عرب ممالک کو متنبہ کر لیا ہے۔ تو اس کے پاس قطعی اور کھلے شواہد ہوں گے۔ (گنجائش ہوتی تو ہم خود بھی اس کی نقاب کشائی میں تفصیل میں جاتے۔) تو نہ صرف عالم عرب بلکہ تمام اسلامی حکومتوں کی غیرت ملی، حیثیت دینی اور قومی و سیاسی مقاصد کا تقاضا ہے کہ اس فزاد واد پر لبیک کہتے ہوئے بہائیت کی

تمام دعوتی، ثقافتی اور سیاسی سرگرمیوں کو ملبامیٹ کر کے رکھ دیا جائے۔ عرب پریس میں اس قرارداد کے ساتھ فری مین، روٹری اور لائنز کلب کا بھی ذکر آ رہا ہے اور قادیانیت کی ریشہ دوانیوں کا بھی، اول الذکر پر پاکستان میں رسمی اور قانونی پابندی لگ چکی ہے۔ گو اس کی سرگرمیاں اب تک جاری اور مشتبہ ہیں، روٹری اور لائنز کلب کا مسئلہ ۵ جولائی ۱۹۷۳ء کو قومی اسمبلی میں شیخ الحدیث مولانا عبدالحی صاحب کی قرارداد کی ضمن میں زیر بحث آیا تو حکومت نے انہیں علمی اور ثقافتی ادارے قرار دیتے ہوئے ان کی اسلام دشمن سرگرمیوں سے لاعلمی کا اظہار کیا۔ مگر اب جبکہ ان اداروں اور فرقوں کی سرگرمیاں پورے عالم اسلام کے لئے لمحہ فکریہ بن چکی ہیں تو حکومت کو بھی نہایت دانشمندی سے ان اداروں کے بارہ میں نظر ثانی کرنی چاہئے، بد قسمتی سے ہمالا ملک ان تمام ملت کش عناصر کے لئے نہایت زرخیز ثابت ہو رہا ہے اور بھائی فرقہ بھی منظم شکل میں اپنی کوششوں میں مصروف ہے ملک کے بڑے بڑے شہروں میں اس کے مراکز ہیں اور لٹریچر تقسیم ہو رہا ہے۔ کراچی، لاہور، لائل پور میں اسکی تبلیغی سرگرمیاں زوروں پر ہیں اب حکومت اور تمام اسلامی ممالک کا فرض ہے کہ ایسے تمام عناصر کا قلع قمع کر دے جو مارا ستین بن کر ملک و ملت کی بڑیوں کاٹنے میں مصروف ہیں۔

حکومت کو بارہا توجہ دلائی جا چکی ہے کہ مرزائی دستور ساز اسمبلی کے متفقہ آئینی فیصلہ کو چیلنج کر رہے ہیں۔ اب جبکہ قادیانیوں کے سرکاری آرگن الفضل، ۱۷ مارچ ۱۹۷۵ء نے علی الاعلان اس فیصلہ کو تسلیم نہ کرنے کا اعلان کیا ہے اور یہ اعلان نوائے وقت لاہور ۲۲ مارچ میں بھی آچکا ہے۔ ادھر ظفر اللہ قادیانی نے بھی اپنے حالیہ مضامین میں اس آئینی ترمیم کو ٹھکرا دیا ہے۔ تو اب یہ وضاحت کرنا حکومت کا کام ہے کہ ایسے اعلانات اور سرگرمیاں دستوریہ کی توہین اور آئین سے غداری اور بغاوت کے زمرہ میں آتی ہیں یا نہیں۔ ؟ اور اب یہ فیصلہ بھی کہ بھٹو صاحب پاسبان ختم نبوت ہیں یا محافظ مرزائیت، ایسے اعلانات کے بارہ میں بھٹو صاحب کے رد عمل اور آئیدہ اقدامات پر موقوف ہے۔۔۔

واللہ یعول الحق وهو یهدی السبیل

کعب الحق

۱۲/ ربیع الاول ۱۳۹۵ھ